رؤیت ہلال سے متعلق چند اہم مسائل

انتیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۳-۲۴ ؍صفر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱-۲؍اکتوبر ۲۰۲۱ء، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد

۱- پہلی تاریخ کو اُفق پر چاند کے نمودار ہونے کی جگہ کو مطلع کہتے ہیں، جن جگہوں میں عموماً چاند ایک ہی دن نظر آتا ہے ان کا مطلع شرعاً ایک مانا جائے گا، اور ایسی دو جگہیں جہاں عموماً چاند ایک دن پہلے یا بعد نظر آتا ہو تو ان کا مطلع شرعاً الگ مانا جائے گا۔

۲- جن علاقوں کا مطلع ایک ہے اگر ان کے کسی حصہ میں رؤیت ثابت ہو جائے تو ملک کے دوسرے خطے کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے مقامی قاضی یا ہلال کمیٹی کے اعلان کا انتظار کریں؛ البتہ مقامی قاضی اور ہلال کمیٹی کو چاہئے کہ شرعی ضابطے کے مطابق اطمینان کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں۔

۳- بصری رؤیت ممکن ہے یا نہیں، اور مطلع صاف رہے گا یا نہیں، اس کو جاننے کے لئے فلکیات وموسمیات کے ماہرین سے مدد لینے میں حرج نہیں ہے؛ البتہ ثبوت ہلال کا مدار بصری رؤیت پر ہوگا، فلکیاتی حساب پر نہیں۔

۴- اگر ۲۹ تاریخ کو فلکیاتی حساب سے بصری رؤیت ممکن نہ ہو تو شہادت قبول کرنے میں حد درجہ احتیاط لازم ہے۔

۵- مطلع کے صاف نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ زمین سے چاند دیکھنے میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ حائل ہو جائے خواہ وہ ابر ہو یا گرد وغبار یا ماحولیاتی کثافت وغیرہ۔

۶- مطلع صاف ہونے کی صورت میں چاند رمضان کا ہو یا عیدین کا، ایک بڑی تعداد کو چاند نظر آنا ضروری ہے۔

۷- ثبوت ہلال کے لئے موجودہ دور میں اتنا کافی ہے کہ چاند دیکھنے والا معاشرہ میں جھوٹا نہ سمجھا جاتا ہو، نیز فسق وفجور میں بدنام نہ ہو۔

۸- چاند دیکھنے والے کو چاہئے کہ جہاں قاضی رؤیت ہلال کا فیصلہ کرتا ہو، وہاں قاضی کے پاس اور جہاں رؤیت ہلال کمیٹی فیصلہ کرتی ہو، وہاں کمیٹی کے پاس جا کر شہادت دے؛ اس لئے کہ چاند کی رؤیت کا اہتمام اور اس کی شہادت بھی عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

۹- جب قاضی اور رؤیت ہلال کمیٹی تک شہادت نہ پہنچے تو چاند دیکھنے والے پر فوری شہادت دینی ضروری ہے، بلا عذر اس میں تاخیر درست نہیں۔

۱۰- جہاں قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی ثبوت ہلال کا فیصلہ کرتی ہے تو اس حلقہ کے تمام مسلمانوں کے لئے اس پر عمل ضروری ہے، دیگر علاقوں یا پورے ملک کے مسلمانوں پر وہ اعلان حجت نہیں ہوگا، جب تک کہ وہاں کے ذمہ دار اعلان نہ کریں۔

۱۱- ریڈیو، ٹیلی ویژن یا دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کے متعینہ الفاظ میں اسی کی طرف نسبت کر کے اعلان ہو تو یہ اعلان معتبر اور واجب العمل ہوگا، خواہ اعلان کرنے والا کوئی بھی ہو۔

۱۲- دائمی کثافت والے ملکوں میں ماہرین فلکیات کے حساب کو مدار بنانے کے بجائے ایسے قریبی ممالک کی رؤیت کا اعتبار ہوگا،

جہاں عموماً مطلع معمول کے مطابق رہتا ہو۔

۱۳- ملک کے متعدد صوبوں میں رؤیت ہلال کا فیصلہ ہو جائے اور یہ خبر ایسے باوثوق ذرائع سے دوسرے صوبوں تک پہنچ جائے کہ عقلاً جھوٹ کا احتمال باقی نہ رہے تو اس خبر کو استفاضہ کے درجہ میں رکھ کر دوسرے صوبے کے قاضی یا ہلال کمیٹی بھی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

۱۴- کسی صوبہ وشہر میں عام رؤیت یا مطلق رؤیت کا ثبوت نہ ہونے کی صورت میں جب کہ قریبی مقامات میں رؤیت ہو چکی ہو، اعلان کا حق قاضی یا ہلال کمیٹی کو حاصل ہے، ان کے نہ ہونے کی صورت میں یہ حق کسی ایسے عالم ومفتی کو ہوگا جس کی طرف لوگ دینی اُمور میں رُجوع کرتے ہوں، غیر مجاز لوگوں کی طرف سے کیا جانے والا اعلان معتبر نہ ہوگا۔

۱۵- غیر مجاز لوگوں کی طرف سے اعلان کی صورت میں اگر لوگ روزہ توڑ دیتے ہیں تو صرف قضاء لازم ہوگی۔

۱۶- ایک شہر یا صوبے میں ایک ہی ہلال کمیٹی ہونی چاہئے، متعدد ہونے کی صورت میں ان کا حتی الامکان باہمی تال میل اور موافقت ضروری ہے؛ تاکہ اُمت کو انتشار سے بچایا جاسکے۔

۱۷- یہ سمینار علماء، دینی وملی تنظیموں اور ملت کی ذمہ دار شخصیتوں سے اپیل کرتا ہے کہ رؤیت ہلال کے سلسلے میں وہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو ملک کے تمام صوبوں میں قائم رؤیت ہلال کمیٹی اور چاند کا اعلان کرنے والے اداروں سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کرے، اور شرعی اصولوں کی روشنی میں تحقیق کے بعد صوبائی کمیٹیوں اور اداروں کو اعتماد میں لیتے ہوئے ملک گیر سطح پر رؤیت ہلال کا اعلان کرے۔ کوشش کی جائے کہ اس میں تمام مسالک کے نمائندے شامل ہوں؛ تاکہ اختلاف وانتشار کی شکل پیدا نہ ہو۔

۱۸- یہ سمینار مدارس اسلامیہ سے اپیل کرتا ہے کہ گزشتہ ادوار کی طرح نصاب میں علم ہیئت کو ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا جائے اور اساتذہ وطلبہ کی اس پہلو سے تربیت کیلئے فنی ماہرین کے پروگرام بھی رکھے جائیں۔

☆☆☆